© rasailojaraid.com

ان حیا سوختہ طوائفوں کو محاذِ جنگ میں بے جا کر مجاہد اور غیور فوجیوں کے سامنے نچوایا گیا۔ اور اس طرح اس مقدس سرزمین کی توہین کی گئی جو مسلمان مجاہدوں کے خونِ شہادت سے لالہ زار بنی ہوئی تھی۔ شہری دفاع کے نام پر بے پردہ عورتوں کی پریڈیں شروع ہو گئیں اور اخبارات میں ان حیا سوز مناظر کی خوب خوب تشہیر کی گئی۔ پھر اللہ کی اس ناشکر گزاری اور کفرانِ نعمت کا قدرتی ردعمل ملک کی عام بے چینی، انتشار و بے اعتمادی، تشتت و افتراق کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔

غرض ایک طرف بے دینوں کا یہ عالم ہے کہ اور دوسری طرف اس طبقہ "خیار امت" (علماء و مشائخ) کے ساتھ ناقدرشناسوں کی یہ پرانی ریس ہے۔ کہ جب بھی ملک کی سالمیت و بقاء مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت اور مدافعت کا موقعہ آیا تو یہ لوگ جہاد و قربانی کی صفِ اوّل کے قائد و سپاہی بن کے نکلے، لیکن جب تحسین و آفرین اور اعزاز و اکرام قیادت و سیادت کا وقت آیا تو انہیں رجعت پسند اور دقیانوس ہونے، ملک کی ترقی میں روڑے اٹکانے والے اور کیا کیا خطابات سے نوازا گیا۔ کہ ملکی سیاست و قیادت کا انہیں کیا حق ان کا مقام تو مسجد و محراب ہے! انہیں کیا حق کہ مدرسہ و خانقاہ کی چار دیواری سے نکل کر حریم سیاست و قیادت میں دخل دیں اور ملک کی حقیقی فلاح و خیر خواہی کے لئے اور معاشرہ کو تباہی و بربادی سے بچانے کے لئے کوئی آواز نکالیں ــــ کیا ناقدرشناسی اور احسان فراموشی کا ایسا سلوک ملک کے کسی دوسرے طبقہ کے ساتھ بھی روا رکھا گیا ہے ــــ؟

چند دن پہلے اخبارات میں خاندانی منصوبہ بندی کے ایک افسر کی رپورٹ میں بتایا گیا کہ پچھلے چند دنوں میں صرف ایک علاقہ میں دو ہزار بچے اس منصوبہ کی وجہ سے پیدا نہ ہو سکے۔ انا للہ۔ معلوم نہیں وہ کونسا آلہ اور پیمانہ ہے جس سے اعداد و شمار کے یہ اندازے لگائے جا رہے ہیں مسلمان کا تو یہ عقیدہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ایک "نسمہ" (جرثومہ) تک کے پیدا کرنے کا فیصلہ کیا ہوا ہو تو کوئی طاقت اسے اس کارخانہ ہست و بود میں آنے سے نہیں روک سکتی۔ خلق و امر کے سرچشمے اور رزق و معاش کے خزانے اُسی کے ہاتھ میں ہیں۔ جو لوگ قوانین قدرت اور نوامیس فطرت میں اس طرح مضحکہ خیز دخل اندازیاں کر رہے ہیں وہ یقیناً اپنی رسوائی و ناکامی کا سامان فراہم کر رہے ہیں۔ اگر بالفرض والمحال پیدا ہونے سے پہلے ہلاک کئے جانے والے بچوں کی یہ تعداد صحیح بھی ہے۔ تو کیا اُن حرامی بچوں کی شرح اضافہ اور تعداد پر بھی روشنی ڈالی جا سکے گی جو اس پلاننگ کی بدولت معمول معمول زچہ خانوں اور ہسپتالوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ یا جنہیں زندگی کے سانس لینے سے قبل ہی کوڑے کرکٹ کے ڈھیروں اور شہر کے گندے نالوں میں جھونک دیا جاتا ہے۔ کیا اعداد و شمار کے رجسٹر سے اس بات کی وضاحت بھی ہو سکتی ہے کہ کتنے افراد نے اس کا جائز و حلال مصرف میں استعمال کیا۔ اور کتنوں نے ناجائز و حرام طریقوں سے ــــ؟ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق
۵ ذی قعدہ ۸۵ھ

© rasailojaraid.com